اچھے اعمال کی برکتیں

24-January-2019

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنّتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُوْدِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ج۳ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ دنیا دار العمل ہے ہم یہاں جو بھی عمل کریں گی اس کی سزا و جزا ہمیں آخرت میں ملے گی، عمل اچھا ہو گا تو اس کی جزا بھی اچھی ہو گی اور عمل برا ہوا تو اس کا نتیجہ (Result) بھی برا ہی ہو گا، آج کے بیان میں ہم اچھے اعمال کی برکتوں کے بارے میں سنیں گی، عمل کی اہمیت پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اعمال کی جزا کا مدار آخرت پر ہے لیکن کبھی کبھی دنیا میں بھی اچھے اعمال کی برکتیں ظاہر ہو جاتی ہیں، اس سے متعلق کچھ واقعات اور مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے یومِ عرس کی مناسبت سے آپ کی سیرت کی کچھ جھلکیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ کئی مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقہ وخیرات سے بلائیں ٹلتی ہیں

منقول ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک امتی کے گھر میں درخت تھا۔ ایک کبوتری نے اس درخت پر گھونسلا (Nest) بنالیا، ان میں انڈے دیئے اور کچھ عرصے کے بعد اَنڈوں سے بچے نکل آئے تو اس شخص کے بچوں کی امی نے کہا: درخت پر چڑھو اور پرندے کے بچوں کو پکڑو، انہیں پکا کر بچوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اس شَخْص نے ایسا ہی کیا۔ پرندے نے حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں شکایت کردی کہ آپ کے امتی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بلایا اور آئندہ ایسا کرنے سے روکا اور یہ بھی فرمایا کہ آئندہ ایسا کیا تو سزا ملے گی۔ اس نے آئندہ ایسا نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی اور چلا گیا۔ کچھ عرصے بعد کبوتری نے دوبارہ انڈے دیئے اور بچے نکالے۔ اس شَخْص کی زوجہ پھر اسے اس پر ابھارنے لگی۔ اس نے کہا: مجھے حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے منع فرمایا ہے۔ عورت نے کہا: تم کیا سمجھتے ہو کہ حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے اور اس کبوتری کے لئے فارغ بیٹھے ہوں گے، پوری دنیا پر ان کی حکومت ہے، وہ اپنی مملکت کے معاملات میں مصروف ہوں گے، جلدی کرو اور کبوتری کے بچوں کو پکڑ لاؤ۔ بیوی کا جواب سن کر وہ درخت پر چڑھا اور کبوتری کے بچوں کو پکڑ لایا اور پکا کر کھا گیا۔ کبوتری نے دوبارہ حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں شکایت کردی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بڑا اجلال آیا اور مشرق و مغرب کے کناروں سے دو جِنّوں کو بُلا کر فرمایا: تم دونوں فلاں درخت کے پاس ٹھہرے رہو۔ وہ شَخْص آئندہ اگر اسی ارادے سے درخت پر چڑھے تو اس کا ایک پاؤں مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف کھینچنا، اس طرح اس نافرمان کے دو ٹکڑے کر دینا۔ حکم پاتے ہی دونوں جِنّ مطلوبہ درخت کے پاس پہنچ گئے۔ وہ شَخْص تیسری مرتبہ درخت

پر چڑھنے کے لئے تیار ہوا ہی تھا کہ کسی فقیر نے روٹی مانگی، اس نے اپنی بیوی سے کہا: اس فقیر کو کچھ دے دو۔ عورت نے کہا: میرے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں۔ وہ شخص خود کمرے میں گیا، اسے روٹی کا ایک لقمہ ملا، وہی لقمہ اس نے فقیر کو دیا اور درخت پر چڑھ کر بغیر کسی تکلیف کے بآسانی کبوتری کے بچوں کو پکڑ لایا۔ کبوتری نے پھر شکایت کی، تو حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دونوں جنّوں کو بلا کر ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا نَبِیَّ اللہ! ہم نے ہرگز آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی، ہم تو آپ کا حکم پاتے ہی اس درخت کے پاس پہنچ گئے مگر جب وہ شخص درخت پر چڑھنے لگا تو کسی سائل نے روٹی مانگی، اس نے اسے روٹی کا ایک لقمہ دیا اور پھر دوبارہ درخت پر چڑھنے لگا، ہم اسے پکڑنے کے لئے بڑھے تو اللہ پاک نے دو فرشتے ہماری طرف بھیجے۔ انہوں نے ہمیں گردن سے پکڑا اور مغرب و مشرق کی طرف پھینک دیا۔ اس طرح ایک لقمہ صدقہ کرنے کی برکت سے وہ ہلاکت سے محفوظ رہا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۹۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے دو مدنی پھول حاصل ہوئے۔ **ایک مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ انسان کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر نیک عمل کی برکتیں ضرور ہوتی ہیں۔ ہاں کبھی وہ برکتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور کبھی ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس لیے کوئی بھی نیک عمل چاہے کتنا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو ہمیں اسے ترک نہیں کرنا چاہیے۔ بظاہر کچھ نیک اعمال کا اس دنیا میں فائدہ نظر نہیں آ رہا ہوتا لیکن آخرت میں ضرور اس کا فائدہ ہو گا اور نظر بھی آئے گا۔ ایک کامل مسلمان کی نشانی (Sign) بھی یہی ہے کہ وہ نیک اعمال لوگوں کو دکھانے، دنیا کا فائدہ پانے یا اپنے ستارۂ شہرت کو جگمگانے کے لیے نہیں کرتا بلکہ اخلاص اور رضائے الٰہی اس کے پیش نظر ہوتی ہے۔ اسی اخلاص کا پھل اسے دنیا میں بھی کبھی نظر آ ہی جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس حکایت میں سنا۔

صدقہ کریں اور کتنا کریں

دوسرا مدنی پھول اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ صدقہ دینے کی بڑی برکتیں ہیں، صدقہ دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں، صدقہ دینے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور صدقہ دینے سے پریشانیاں ختم ہوتی ہیں، صدقہ دینے سے بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ لہٰذا راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیے۔ صدقہ خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر وکبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس(Bank balance) نہ بنالیں، اچھا گھر نہ خریدیں اس وقت تک صدقہ ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستِطاعَت ہے اس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی اخلاص ورِضائے الٰہی کیلئے خرچ کریں گی تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نَجات ہوگا جیساکہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوۡ بِشِقِّ تَمۡرَۃٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن اسلامی بہنوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود صَدَقہ و خَیۡرات توکرتی ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کرلیتی ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے۔ یہ بات اپنے ذہن(Mind) سے نکال دیجئے کہ اگر میں خرچ کروں گی تو میرے مال میں کمی ہوجائے گی، میں اپنی ضرورتیں کیسے پوری کروں گی ؟۔ میرے گھر بار بال بچوں کے اَخۡراجات کیسے چلیں گے؟ یاد رکھئے! یہ شیطان کی چال ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کریں، اسی وجہ سے وہ ہمیں مال میں

---

[1] ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/۲۵۷، حدیث: ۶۵۴۰

کمی کا خوف دلا کر صدقے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ آیئے! اس شیطانی چال کو ناکام بنانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن بنانے کیلئے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنئے۔

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْعُ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ان کے بھائیوں نے حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کی شکایت کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اِس مُعاملے میں بہت کُھلا ہاتھ ہے، تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کُھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے سینہ پر دستِ مبارک رکھا اور 3 مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور اب میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔ (معجم الأوسط، ۲۱۰/۶، حدیث: ۸۵۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل پر آخرت کا مدار ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جب موت آتی ہے تو اہل و عیال، رشتہ دار اور دوست احباب سب یہیں رہ جاتے ہیں۔ اکیلی میت کو قبر کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں اتار دیا جاتا ہے۔ ہاں صرف عمل ہی ایسی شے ہے جو قبر میں کام آتی ہے۔ وہ اہل و عیال جنہیں چین کی نیند سلانے کے لیے

اپنی نیندیں قربان کی جاتی ہیں، جن کا مستقبل بہتر کرنے کے لیے اپنے حال کی قربانی دی جاتی ہے، جن کی سہولتوں کے لیے اپنا چین و قرار کھونا پڑتا ہے۔ جیسے ہی زندگی کا سفر ختم ہونے لگتا ہے انہی گھر والوں کو اپنی فکر ستانے لگتی ہے، مستقبل کی غیر یقینی صورتحال انہیں غمگین کر دیتی ہے۔ عمومی صورتحال یہ ہے کہ ہر عزیز اس فکر میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میرا کیا بنے گا۔ اس بات کی فکر شاید کسی کو نہیں ہوتی کہ مرنے والے کے ساتھ کیا ہو گا۔ اس لیے آج وقت ہے اپنے آنے والے کل کی فکر کیجئے، قبر (Grave) کو بہتر کرنے کی تیاری کیجئے! نیک عمل کی صورت میں برزخ و آخرت میں کام آنے والا زادِ راہ اکٹھا کیجئے۔ اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے کہ مرنے کے بعد صِرف اور صِرف نیک عمل کام آئے گا، بُلند و بالا کوٹھیاں، عالی شان محلّات، اونچے اونچے مکانات، مال و دولت کی کثرت، بینک بیلنس، وسیع کاروبار، بڑے بڑے پلاٹ، لہلہاتے کھیت اور خوشنما باغات، ان میں سے کچھ بھی قبر میں ساتھ نہیں جائے گا۔ بلکہ یہ سب کا سب ادھر ہی رہ جائے گا۔

نصیحت آموز کلمات

حضرت سیدنا محمد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو معاویہ اسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آدھی رات کے وقت دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زار و قطار رو رہے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان مبارک پر یہ نصیحت آموز کلمات جاری تھے: ☆ خبر دار! جس شخص نے دنیا ہی کو اپنا مقصدِ عظیم بنالیا اور ہر وقت اسی کی تگ و دو حاصل کرنے میں لگا رہا تو کل بروزِ قیامت اسے بہت زیادہ غم و پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ☆ جو شَخْص آخرت میں پیش آنے والے معاملات کو یاد رکھتا ہے اور بروزِ قیامت پیش آنے والی سختیوں اور گھبراہٹوں کو ہر دم پیشِ نظر رکھتا ہے تو اس کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو جاتا ہے۔ ☆ اگر تُو چاہتا ہے کہ تجھے راحت و سکون اور عظیم نعمتیں ملیں تو رات کو کم سویا کر اور شب بیداری کو اپنا معمول بنالے۔ ☆ جب تجھے کوئی نصیحت کرے، نیکی کی

دعوت دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی دعوت قبول کر۔ ☆ تُو اپنے پیچھے والوں کے رزق کی فکر میں غمگین مت ہو کیونکہ تُو ان کے رزق کا مکلف نہیں بنایا گیا۔ ☆ تُو اپنے آپ کو اس عظیم دن کے لئے تیار رکھ جب تیرا سامنا اللہ پاک سے ہو گا، تُو اس کی بارگاہ میں حاضر ہو گا پھر تجھ سے سوال وجواب ہوں گے، اس سخت دن کی تیاری میں ہر وقت خود کو مشغول رکھ۔ ☆ نیک اعمال کی کثرت کر اور اپنے آخرت کے خزانے کو اعمالِ صالحہ کی دولت سے جلد از جلد بھرنے کی کوشش کر۔ ☆ فضول مصروفیات کو ترک کر دے اور موت سے پہلے موت کی تیاری کر لے ورنہ بعد میں بہت پچھتا رہا ہو گا۔ ☆ جس وقت تیری روح نکل رہی ہو گی اور گلے تک پہنچ جائے گی تو تیری تمام محبوب اَشیا جن کی تُو خواہش کیا کرتا تھا سب کی سب دنیا ہی میں رہ جائیں گی اور اس وقت تیری حسرت اِنتہا کو پہنچ چکی ہو گی لہٰذا اس وقت سے پہلے آخرت کی تیاری کر لے۔ (عیون الحکایات، ص ۱۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے اعمال کی جزا جنت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی خوش نصیب ہے وہ اسلامی بہن جو اس فانی دنیا میں نیک اعمال کی صورت میں ہمیشہ رہنے والی آخرت کی تیاری کر جائے، اگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہے تو نیک اعمال کی برکت سے قبر بھی بہتر ہو گی، آخرت میں بھی بیڑا پار ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے جنت میں داخل ہو جائیں گی۔

قُرآن کریم میں مختلف مَقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچّھے اَعمال کرے گا اُسے جنّت مِلے گی۔ چُنانچِہ اللہ پاک پارہ 30 سورۃُ الْبَیِّنَہ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ هُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ (پ۳۰، البینۃ: ۸،۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھّے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

اسی طرح پارہ 11، سورۂ یونس آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهۡدِیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِیۡمَانِهِمۡ ۚ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۹﴾

(پ ۱۱، یونس: ۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! نیک اعمال کی اس سے بڑھ کر اور کیا برکتیں ہو سکتی ہیں کہ ہم ان کے سبب جنت جیسی عالیشان اور ہمیشہ رہنے والی نعمت بھی پا سکتی ہیں۔

تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: وہ لوگ جو دنیا میں اللہ پاک کے عذاب سے ڈرتے تھے وہ آخرت میں جنّتی درختوں کے سایوں اور جنت میں جاری چشموں میں ہوں گے اور جن پھلوں سے ان کا جی چاہے گا ان سے لذت اٹھائیں گے اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ اپنے ان نیک اعمال کے بدلے میں جو تم نے دنیا میں کئے تھے مزے سے لذیذ اور خالص چیزیں کھاؤ اور پیو۔ (صراط الجنان، ۱۰/ ۵۰۳)

یقیناً عقلمند وہی ہے جو جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اِس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے اور ان نعمتوں کے حُصُول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ یقیناً دُنیا کی مَحبَّت اور مال وزَر کی خواہش سے

بچ کر جنّت پانے کے لیے عمل کرنا اِنتہائی دُشوار مَرحلہ ہے۔ لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں ،شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گی، تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اِختیار دِیا جائے تو یقیناً ہم ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھیں گی کسی کی بھی نظر 100 کے نوٹ پر نہیں جائے گی۔ بالکل اسی طرح دُنیا وَمَافِیْھا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنَّت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مُقابَلہ ہی نہیں ۔آیئے حُصُولِ ترغیب کے لیے "جنَّت کی چند بہاریں" سنتی ہیں: چُنانچہ

جنت کی بہاریں:

اگر جنَّت کی کوئی ناخُن بھَر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں۔(ترمذی،کتاب صفة الجنة،باب ماجاء في صفة أهل الجنة، ۲۴۱/۴،حدیث:۲۵۴۷) جنّت کی دِیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد،کتاب أهل الجنة،باب في بناء الجنة وصفتها،۷۳۲/۱۰،حدیث:۱۸۶۴۲) جنّت میں چار دَریا ہیں ایک پانی کا،دُوسرا دُودھ کا،تیسرا شہد کا،چوتھا شَراب کا،پھراِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مَکان میں جاری ہیں۔نہروں کا ایک کنارہ موتی کا،دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالِص مُشک کی ہے۔ (الترغیب والترھیب،کتاب صفة الجنة والنار،فصل فی انھار الجنة، ۳۱۵/۴،الحدیث ۵۷۳۴/۳۵) جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے،جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے مَوجُود ہو گا۔(تفسیر ابن کثیر،۱۶۲/۷)اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت

کھانے کو جی ہو تو اُسی وَقْت بُھنا (Roasted) ہوا اُن کے پاس آجائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، ۴/۲۹۲، حدیث: ۷۳) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو(گی) تو کُوزے خُود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اَندازے کے مُوافِق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو) ایک قطرہ کم (ہو گا اور) نہ زِیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے) خُود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، ۴/۲۹۰، حدیث: ٦٦) ایک خُوشبو دار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خُوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خُوشبو نکلے گی۔ (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في صفة الجنة ... إلخ، ص ۱۱٦۵، حدیث: ۷۱۵۲ ملخصاً) جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہو گی بلکہ زِیادتی ہو گی، ہر نوالے میں 70 مَزے ہوں گے، ہر مَزہ دوسرے سے مختلف، وہ سب مزے ایک ساتھ محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے رُکاوَٹ نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في دوام نعیم أهل... إلخ، ص ۱۱٦٦ حدیث: ۷۱۵۸) جنّتی بَاہَم مِلنا چاہیں گے تو ایک کا تَخْت دُوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، ۴/۳۰۴، حدیث: ۱۱۵) جب جنّتی جنّت میں جائیں گے تو اللہ پاک اُن سے فرمائے گا: ”کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُوں“ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے مُنہ روشن کئے، جنّت میں داخِل کیا، جہنّم سے نَجات دِی، اُس وَقْت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر اُنہیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب إثبات رؤیة المومنین في الآخرة... إلخ، ص ۹۵، حدیث: ۴۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے جنت کی طلبگار اسلامی بہنو! جنت اور اس کی یہ بہترین نعمتیں ہمارا بھی مقدر بن سکتی ہیں جبکہ ہم اچھے اعمال اور خوب خوب نیکیاں کرنے والی بن جائیں۔ بعض نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں

جو بظاہر چھوٹے محسوس ہوتے ہیں لیکن ان کی ایسی ایسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔
آیئے! اس طرح کی ایک روایت سنتی ہیں:

راستے کا کانٹا ہٹانے سے بخشش ہو گئی

اللہ پاک کے ولی حضرت سَیِّدُنا منصور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو رونے لگے اور اتنا بے قرار ہوئے، جیسے کوئی ماں اپنے بچے کی موت پر بے قرار ہوتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: حضرت! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ آپ نے تو بڑی پاکیزہ اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کی ہے اور اَسّی سال (80) اپنے رب کریم کی عبادت و بندگی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے گناہوں کی نحوست پر آنسو بہا رہا ہوں، جن کی وجہ سے میں اپنے رب کریم کی رحمت سے دور ہوں۔ یہ فرما کر آپ دوبارہ رونے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے بیٹے! میرا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دو اور جب میری پیشانی سے قطرے نمودار ہونے لگیں اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو میری مدد کرنا اور کلمہ شریف پڑھنا، شاید مجھے کچھ افاقہ ہو جائے اور میرے مرنے کے بعد جب مجھے دفن کرو اور میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو وہاں سے روانہ ہونے میں جلدی نہ کرنا بلکہ میری قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر "لَا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنا کہ اس سے مجھے منکر نکیر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہو سکتی ہے، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنا: اے مالک! یہ تیرا بندہ ہے، اس نے جو گناہ کئے سو کئے، اگر تو اسے عذاب دے تو یہ اسی کا حق دار ہے اور اگر تُو اسے معاف کر دے تو یہ تیرے شایانِ شان ہے۔ پھر مجھے الوداع کہتے ہوئے واپس پلٹ آنا۔ آپ کے انتقال کے بعد بیٹے نے آپ کی وصیتوں پر عمل کیا۔ پھر اس نے دوسری رات خواب میں آپ کو دیکھا تو پوچھا: ابا جان! کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا: میرے بیٹے! معاملہ تو اتنا مشکل اور

سخت تھا کہ تُو تصور بھی نہیں کر سکتا، جب میں اپنے رب کریم کی بارگاہ میں حساب کے لئے کھڑا ہوا تو اس نے فرمایا: میرے بندے! بتاؤ! میرے لئے کیا لے کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یااللہ! ساٹھ حج لایا ہوں۔ جواب ملا: مجھے ان میں سے ایک بھی قبول (Accept) نہیں۔ یہ سن کر مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اللہ پاک نے پھر پوچھا: بتاؤ! اور کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کی: ایک ہزار درہم کا صدقہ و خیرات۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک درہم بھی مجھے قبول نہیں۔ میں نے کہا: یا الٰہی! پھر تو میں ہلاک ہو گیا اور اب میرے لئے تباہی و بربادی ہے۔ تو ربِّ کریم نے فرمایا: کیا تجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ تُو اپنے گھر سے باہر کہیں جارہا تھا کہ راستے میں تُو نے ایک کانٹا دیکھا اور لوگوں کو اذیت سے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ کانٹا راستے سے ہٹا دیا تھا، میں نے تیرا وہی عمل قبول کیا اور اس کی وجہ سے تیری بخشش فرما دی۔ (حکایات الصالحین، ص ۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل رائیگاں نہیں جاتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے یہ درس ملا کہ بسا اوقات بظاہر معمولی دکھائی دینے والی نیکی بھی نجات کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے کسی بھی نیک عمل کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ پاک کی رضا کی خاطر جو بھی نیک عمل کیا جاتا ہے وہ کبھی رائیگاں (ends in vain) نہیں جاتا، آخرت میں تو اس کا اَجر ملتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی اس کے ثمرات ظاہر ہوتے ہیں۔ آیئے اچھے اعمال کی برکت پر مشتمل ایک واقعہ سنئے۔ چنانچہ

اچھے اعمال کی برکتیں

غیب کی خبریں دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: تم سے پچھلی امتوں میں سے تین شخص سفر پر نکلے، رات گزارنے کے لئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، اچانک پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے غار کا دہانہ بند کر دیا تو وہ بہت پریشان ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تمہیں اس چٹان سے صرف یہ بات نجات دلا سکتی ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرو۔ تو ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کریم! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے نہ اپنے گھر والوں کو دودھ پلاتا اور نہ ہی اپنے مویشیوں کو سیراب کرتا تھا۔ ایک دن چارے کی تلاش میں مجھے بہت دیر ہو گئی اور میں ان کے سونے سے پہلے واپس نہ آسکا تو میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور ان کو سوتے ہوئے پایا تو میں نے ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو دودھ (Milk) پلانا اور مویشیوں کو سیراب کرنا پسند نہ کیا۔ چنانچہ میں برتن لے کر فجر روشن ہونے تک ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ پھر جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے دودھ سے اپنا حصہ پیا، تو اے اللہ کریم! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی طلب میں کیا تھا تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور فرما دے۔ تو وہ چٹان تھوڑی سرک گئی مگر نکلنے کا راستہ نہ بنا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ان میں سے دوسرے شخص نے عرض کیا: اے اللہ کریم! میری ایک چچازاد بہن تھی وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پسند تھی۔ میں نے اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو وہ میرے قابو میں نہ آئی یہاں تک کہ ایک سال وہ تنگ دستی میں مبتلا ہوئی تو میرے پاس آئی تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار تنہائی میں ملاقات کرنے کی شرط پر دیئے تو وہ راضی ہو گئی۔ پھر جب میں نے اس پر قابو پا لیا تو وہ کہنے لگی: میں تیرے لئے حلال نہیں، حرام کام سے باز آجا۔ تو میں اس کے ساتھ برائی کرنے سے رک گیا اور میں نے جو سونا اسے دے دیا تھا اسی کے پاس رہنے دیا، اے اللہ کریم! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرما دے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ تو چٹان مزید سِرک گئی مگر باہر نکلنے کا راستہ اب بھی نہیں بن سکا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ

تیسرے شخص نے عرض کیا: اے اللہ کریم! میں نے کچھ لوگوں کو اُجرت پر رکھا تھا اور ان سب کو ان کی اجرت ادا کر دی۔ مگر ایک شخص اپنی اجرت میرے پاس چھوڑ گیا تھا۔ میں نے اس کی اجرت تجارت میں لگادی حتی کہ اس کا مال کثیر ہو گیا۔ پھر وہ کچھ عرصہ بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری اجرت مجھے دے دو۔ تو میں نے اس سے کہا کہ تو یہ جو اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہا ہے یہ سب تیری اجرت ہے۔ وہ کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق مت کر۔ تو میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ تو وہ سارا مال ہانک کر لے گیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا، اے اللہ کریم! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرمادے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ تو چٹان بالکل ہٹ گئی اور وہ غار سے باہر نکل آئے۔ (مسلم ،کتاب الذکر والدعاء، باب قصہ اصحاب الغار ثلاثۃ، ص ۱۱۲۴ ، حدیث: ۶۹۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے عمل کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا اخلاص سے کئے جانے والے نیک اعمال بڑی بڑی مصیبتوں سے بچالیتے ہیں۔ ☆اچھے اعمال کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے، ☆اچھے اعمال کی برکت سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆اچھے اعمال کی برکت سے عذابِ قبر و حَشر سے نجات ملتی ہے، ☆اچھے اعمال گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں، ☆اچھے اعمال رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں، ☆اچھے اعمال اچھے نتائج کا سبب بنتے ہیں، ☆اچھے اعمال کے بدلے دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ ملتا ہے، ☆اچھے اعمال قبر میں راحت وسکون کا باعث بنتے ہیں، اس لیے اچھے اعمال کرنے میں عافیت بھی ہے اور نجات بھی ہے۔

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ماہانہ تربیتی حلقہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اچھے اعمال کرنے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ماہانہ تربیتی حلقہ" بھی ہے، ہر ماہ کی تیسری جمعرات کو حلقہ، علاقہ یا شہر سطح پر تربیتی حلقے کی ترکیب کی جاتی ہے۔(دَورانیہ زیادہ سے زیادہ **3 گھنٹے** ہے)۔جہاں مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقۂ کار کے مطابق غُسل، وضو، نماز سُنّتیں، دُعائیں نیز عورتوں کے شرعی مسائل وغیرہ، درس و بیان کا طریقہ اور دعوتِ اسلامی کی اِصطِلاحات و دُرست تَلَفُّظ سِکھائے جاتے ہیں نیز شجرۂ عطاریہ کے اوراد و وظائف بھی یاد کروائے جاتے ہیں آپ بھی ان تربیتی حلقوں میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے اور اپنی زندگی کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی حلقوں میں شرکت اور شجرہ شریف پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں ،ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا تھا وہ اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی، گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔اسی دوران پیر و مُرشد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے انہیں آپ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔بس پھر کیا تھا! اُنہوں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دور

کرنے کی نِیَّت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ان کے گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے اور گھر امن کا گہوارہ بن گیا۔(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۱۵۳ بتصرف)

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا دارُالعمل ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا دارُالعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) ہے اور آخرت دَارُ الجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کا مقام) ہم دنیا میں جو اچھا یا بُرا بیج بوئیں گی اس کی فصل آخرت میں کاٹیں گی، اچھا یا بُرا بدلہ ملنے کو اردو میں "جیسی کرنی ویسی بھرنی"، "جیسا کروگے ویسا بھروگے"، "جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے" اور "مُکافاتِ عمل" جبکہ عربی زبان میں "کَمَا تَدِینُ تُدَان" کہا جاتا ہے۔

جیسا کروگے ویسا بھروگے

یہی بات ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: "اَلْبِرُّ لَا یَبْلَی وَالاِثْمُ لَا یُنْسَی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِینُ تُدَانُ" یعنی نیکی پُرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ پاک) کبھی فنا نہیں ہو گا، لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کروگے ویسا بھروگے۔" (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰)

حضرت علّامہ عبدُالرؤف مَناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کروگے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کروگے وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔ (التیسیر، ۲/۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ☆ کسی کو تکلیف نہ دیں، ☆ کسی کی چیز نہ چُرائیں ، ☆ کسی کی چیز پر قبضہ نہ کریں، ☆ کسی کو دھوکہ نہ دیں، ☆ کسی پر جھوٹا اِلزام نہ لگائیں، ☆ کسی کا قرض نہ دبائیں، ☆ کسی کی گھریلو زندگی میں زہر نہ گھولیں، ☆ کسی کے بارے میں بدگمانیاں نہ پھیلائیں، ☆ کسی کا دل نہ دکھائیں، ☆ کسی کی پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں، ☆ کسی کا مذاق اڑا کر اس کی عزت کا جنازہ نہ نکالیں ، ☆ سازشیں کر کے کسی کی ترقی میں روڑے نہ اَٹکائیں ☆ اور کسی کی برائیاں پھیلا کر اسے بدنام نہ کریں کیونکہ آج ہم کسی کے ساتھ جیسا کریں گی کل کو وہی ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم ہر ایک کی عزت کا تحفظ کریں گی، ہر امانت کا تحفظ کریں گی اور وقت پر واپس لوٹائیں گی، ہر اسلامی بہن سے سچ بولیں گی ، ہر اسلامی بہن کا احترام (Respect) کریں گی ، ہر ایک کے بارے میں حُسنِ ظن رکھیں گی، ہر ایک کی خیر خواہی کریں گی تو کچھ بعید نہیں کہ ہم سے بھی ہر ایک یہی برتاؤ کرنے لگے۔ یاد رکھئے! جس طرح برا عمل بندے پر برائی کے دروازے کھول دیتا ہے اسی طرح اچھا عمل اچھائی کی کئی صورتیں بنا دیتا ہے اور آخِرکار اچھے عمل کی جزا ضرور ملتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ اچھے اعمال کرنے کا نسخہ!

اے فانی دنیا میں رہنے والی اسلامی بہنو! زندگی کا کچھ بھروسا نہیں، ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کے ذریعے اپنی آخرت بہتر بنالیجئے، سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب اچانک

ٹُوٹ کر بکھر جائے اور خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ اچھے اعمال کرنے کا ہدف (Target) بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بن سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لے کر رات سونے تک اچھے اعمال کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔

شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کر کے دن بھر میں اتنی زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوں، وہ اس نیک کام سے روکنے کے لیے لاکھوں جتن کرے گا، طرح طرح کے وسوسوں جیسے "میں تو بہت مصروف ہوں" "اتنا وقت کہاں" "کل سے کروں گی" میں مبتلا کر کے بہکانے کی کوشش کرے گا۔ اگر آپ ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر غور فرمائیں تو شاید حیران رہ جائیں گی کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مُشکل (Difficult) لگ رہا تھا ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے،

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ ہمارے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکے گا جب آپ مدنی انعامات کے رسالے کا بغور مُطالعہ فرمائیں گی۔ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستحبّات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصول کے مدنی پھول بھی خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گُناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم بھی گناہوں کی بیماریوں سے چھٹکارہ

پا کر نیکیوں بھری زندگی گزارنا چاہتی ہیں تو آج ہی سے مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گی۔ **آیئے!** ہم سب مل کر نیّت کرتی ہیں کہ ہم بھی فیضانِ مدنی انعامات سے حصّہ پانے کے لیے ہر ماہ **مدنی انعامات کا** رِسالہ حاصل کریں گی ،اِنْ شَآءَ اللہ ایک وقت مقرر کرکے **روزانہ فکرِ مدینہ** کی سعادت حاصل کریں گی،اِنْ شَآءَ اللہ،پابندی کے ساتھ ہر ماہ ذمہ دار اسلامی بہن کو مدنی انعامات کارِسالہ جمع بھی کروائیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادۂ اعلیٰ حضرت کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جُمادَی الاُوْلیٰ کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے،اس ماہ کی 17 تاریخ کو آفتابِ شریعت وطریقت، شہزادۂ اعلحضرت، حُجّۃُ الاِسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کا یومِ عرس ہے، آیئے اسی مناسبت سے آپ رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کا ذکرِ خیر بھی سنتی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد حامد رضا خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ ربیع الاول 1292ھ مطابق 1875ء میں اپنے دادا جان مولانا مفتی نقی علی خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کے گھر بریلی یوپی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے آپ کا نام ''محمد'' رکھا اور پکارنے کے لئے ''حامد رضا'' تجویز فرمایا۔ عوام آپ کو ''بڑے مولانا'' کہہ کر پکارتی جبکہ علمائے کرام نے ''حجۃ الاسلام'' کا لقب دے کر آپ کے علم وفضل کا اقرار کیا۔(تذکرہ جمیل ص ۱۰۶ ملخصًا) آپ رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے تمام کتابیں اپنے والدِ گرامی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ سے پڑھیں اور اُنّیس (19) سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔(تذکرہ جمیل ص ۱۰۹،۱۱۰ ملخصًا) آپ رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے پچاس سال تک فتویٰ نویسی کی۔(تذکرہ جمیل ص ۱۱۲ ملخصًا) آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

خانقاہِ قادریہ رضویہ کے سجادہ نشین اور امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے برحق جانشین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اپنے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ 1905ء میں سفرِ حج کی سعادت ملی۔ حرمین طیبین میں آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے عِلمی اور عَملی کارنامے ظاہر ہوئے، عالَمِ اسلام میں آپ جانے پہچانے گئے۔(تذکرہ جمیل ص۱۸۶ ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نہایت حسین و جمیل شخصیت کے مالک تھے، سرخ و سفید چہرہ اس پر سفید داڑھی جگ مگ جگ مگ کرتی نظر آتی، آپ کا چہرہ مبارک نورِ مصطفیٰ کے جلووں سے ایسا روشن تھا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عرس کے موقع پر کئی غیر مسلم آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر ہی اسلام لے آئے اور یہ کہتے تھے کہ یہ روشن چہرہ بتاتا ہے کہ یہ حق و صداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں۔(تذکرہ جمیل ص۱۹۸، ۱۹۷ ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عبادت گزار، شب بیدار اور تہجد گزار بزرگ تھے، اپنے والدِ ماجد امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی موجودگی میں دارالعلوم منظر الاسلام کا سارا انتظام آپ کے سپرد تھا، دارلعلوم منظر الاسلام کے آپ نہ صرف مہتمم تھے بلکہ شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کے منصب پر بھی فائز رہے۔(تذکرہ جمیل ص۳۷ ملخصاً) ایک بار آپ کو پھوڑے کی تکلیف ہوئی، جس کا آپریشن کرنا ضروری ٹھہرا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو منع فرمادیا، آپ دُرود وسلام کے وِرد میں مشغول ہوگئے، ہوش وحواس کی حالت میں دو تین گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرود شریف کی بَرَکت سے کسی قسم کی تکلیف کا آپ نے اظہار نہ ہونے دیا۔(تذکرۂ مشائخِ قادِریہ رضویہ، ص۴۸۵) اللہ پاک آپ کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی خیر خواہیِ امت کیلئے کم و بیش 105 شعبہ جات میں خدمت دین سر انجام دے رہی ہے۔ ان شُعبہ جات میں سے ایک " مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ " بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت اسلامی بہنیں ہی اسلامی بہنوں کی غم خواری کیلئے تعویذات اور اَوراد و وظائف کے ذَرِیعے بیماریوں اور پریشانیوں کا فِی سَبِیْلِ اللّٰہ رُوحانی عِلاج کرتی ہیں۔ اللہ پاک "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ" کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: ❁ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۲/۵۹ حدیث

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

۲۵۰۴) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس ستر کو دیکھ نہ سکیں گے۔(مراٰۃ المناجیح، ۲۶۸/۱) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ❁ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(ابوداؤد ۳۲۶/۴ حدیث : ۴۷۷۸) ❁ **خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) ❁ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص ۴۱) پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ۴۳) ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ❁ مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد